نوائے سروش

انتخاب ماہر القادری

حُنین و بدر میں وہ غازیوں کی تکبیریں
نظر کے ساتھ بدلتی گئی ہیں تقدیریں

خموشیوں سے نمایاں ہے جذبِ سوزِ دروں
یہ سلوٹیں ہیں جبیں پر کہ دل کی تحریریں

یہ سجدہ ہائے ریائی کے داغ ارے توبہ!
کہ مسجدوں میں بنا دی گئی ہیں تصویریں

یہ کون پچھلے پہر رات کو ہے محوِ سجود
دعا کو ڈھونڈ رہی ہیں ابھی سے تاثیریں

حدیثِ عشق کی تشریح کوئی سہل نہیں
جگر کے خون سے لکھی گئی ہیں تفسیریں

میں کیا کہوں مرے ظلمت کدے کا رنگ ہے کیا؟
گزر گئی تھیں ادھر سے بھی چند تنویریں

ہر احتیاط پہ ذوقِ طلب نے چٹکی لی
جنوں کو راس نہ آئیں خرد کی تدبیریں

مجاہدوں سے کہو اس قدر نہ ہوں تنگ دل
کہیں کہیں سے ذرا مڑ گئی ہیں شمشیریں

غم و الم کی شکایت میں کیا کروں ماہر
کہ میرے خوابِ پریشاں کی ہیں یہ تعبیریں